بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام احمد رضا خان
اور
رَدِّ بدعات

پیشکش: صدائے قلب

19 مئی 2021ء

سنن ابوداؤد، المعجم الاوسط للطبرانی اورالمستدرک للحاکم کی صحیح حدیث پاک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا«إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا» ترجمہ: بے شک اللہ عزوجل اس امت کے لئے ہر صدی پر ایسے شخص کو بھیجے گا جوامت کیلئے ان کے دین کی تجدید کر دے گا۔

(سنن أبی داود، کتاب الملاحم، باب مایذ کر فی قرن المائۃ، جلد4، صفحہ109، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں علی بن (سلطان) محمد ابو الحسن نور الدین الملا الہروی القاری (المتوفی1014ھ) فرماتے ہیں''﴿علی رأس کل مائۃ سنۃ﴾أی: انتهائه أو ابتدائه إذا قل العلم والسنة وكثر الجهل والبدعة ''ترجمہ: ہر صدی پر یعنی اس صدی کی انتہاء یا ابتداء پر آئے۔جب علم و سنت کم ہوجائے اور بدعت وجہالت زیادہ ہوجائے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، جلد1، صفحہ321، دار الفکر، بیروت)

مجدد کی نشانی اور اس کے کارنامے بیان کرتے ہوئے ملا علی قاری فرماتے ہیں''يبين السنة من البدعة ويكثر العلم ويعز أهله ويقمع البدعة ويكسر أهلها''ترجمہ: مجدد سنت و بدعت کو واضح کرے گا اور علم کو پھیلائے گا اوراہل علم کو تقویت دے گا اور بدعت کو ختم کرے گا اور بدعت(گمراہی) پھیلانے والوں کا رد کرے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، جلد1، صفحہ321، دار الفکر، بیروت)

پچھلے مُجَدِّدِین رحمہم اللہ کی سیرت کو دیکھا جائے توکسی نے فقہ کی تجدید کی، کسی نے تصوف کی ،کسی نے اس وقت کے گمراہ فرقے کا رَدّ کیا اور کسی نے دین اکبری جیسے فتنے کو باطل ثابت کیا تو انہیں مُجَدِّد کہا گیا۔چودھویں صدی کہ جس میں فتنوں کی بھرمار تھی،اس میں ایک نہیں کئی فتنے تھے، کہیں مسئلہ ختم نبوت وفتنہ قادیانیت تھا، کہیں گمراہ فرقے تھے، کہیں جعلی پیر،تو کہیں ہندو مسلم اتحاد کا فتنہ تھا۔ اس دور میں اللہ عزوجل نے مجدد **امام احمد رضاخان** علیہ رحمۃ الرحمن کو پیدا فرمایاجنہوں نے اسلامی تعلیمات کی صحیح عکاسی کی ۔امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اس حدیث پاک کا مظہر ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''ما ظهر أهل بدعة إلا أظهر الله فيهم حجة على لسان من شاء من خلقه''ترجمہ:جب بھی گمراہ لوگ ظاہر ہوں گے تو اللہ عزوجل اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گااس کی زبان پر حجت ظاہر فرمادے گا۔(یعنی وہ ان گمراہوں کے نظریات کو باطل ثابت کرے گا۔) (کنز العمال، کتاب الایمان، فصل فی البدع، جلد1، صفحہ385، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے مجدد ہونے کا حق ادا کیا اور کئی اعتبار سے دین کی تجدید کی لیکن آج ہم ''رد بدعات'' کے اعتبار سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات دیکھیں تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ واقعی آپ نے بدعات کا مدلل انداز میں رد کرکے قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب سے چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

مزارات پر چادر چڑھانا

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن مزارات پر چادر ڈالنے کے متعلق فرماتے ہیں:"چادروں کے سبز و سرخ ہونے میں بھی حرج نہیں بلکہ ریشمی ہونا بھی روا کہ وہ پہننا نہیں ،البتہ باجے ناجائز ہیں۔جب چادر موجود ہو اور وہ ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے۔ بلکہ جو دام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لئے محتاج کو دیں۔ ہاں جہاں معمول ہو کہ چڑھائی ہوئی چادر جب حاجت سے زائد ہو ،خدام،مساکین ،حاجت مند لے لیتے ہیں اور اس نیت سے ڈالے تو مضائقہ نہیں کہ یہ بھی تصدق ہو گیا۔" (احکام شریعت، حصہ 1، صفحہ 87، نظامیہ کتاب گھر، لاہور)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے اس ارشاد میں اس رسم کی تردید ہے جو آج کل بھی رائج ہے کہ ایک مزار پر جب چادر موجود ہے تو فضول میں مزید چادریں اس پر ڈالنا درست نہیں جبکہ وہ چادریں بعد میں کسی نیک کام میں استعمال نہ ہوتی ہوں بلکہ ضائع جاتی ہو۔

عرس میں آتش بازی اور نیاز کا کھانا لٹانا حرام ہے

بزرگان دین کے عرس مبارک پر جو مختلف قسم کی بدعتیں رائج ہو چکی ہے جس میں آتش بازی بھی شامل ہے۔یونہی لنگر بعض اوقات اس انداز سے تقسیم کیا جاتا ہے کہ وہ بہت زیادہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: بزرگان دین کے عرس میں شب کو آتش بازی جلانا اور روشنی بکثرت کرنا بلا حاجت اور جو کھانا بغرض ایصال ثواب پکایا گیا ہو۔اس کو لٹانا کہ جو لوٹنے والوں کے پیروں میں کئی من خراب ہو کر مٹی میں مل گیا ہو،اس فعل کو بانیان عرس موجب فخر اور باعث برکت قیاس کرتے ہیں۔شریعت عالی میں اس کا کیا حکم ہے ؟

جوابا فرمایا: آتش بازی اسراف ہے اور اسراف حرام ہے، کھانے کا ایسا لٹانا بے ادبی ہے اور بے ادبی محرومی ہے، تصنیع مال ہے اور تصنیع حرام۔ روشنی اگر مصالح شرعیہ سے خالی ہو تو وہ بھی اسراف ہے۔" (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 24 ص 112' مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

عرس میں رنڈیوں و ہیجڑوں کا ناچنا

آج کل عرس کے موقع پر ڈھول بجا کر ناچا جاتا ہے، بعض مزارات (جیسے شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک) پر عورتیں بھی اس میں شامل ہوتی ہیں، موت کا کنواں ہوتا ہے جس میں ایک شخص اپنی جان کو ہلاکت پر پیش کرتے ہوئے موٹر سائیکل چلاتا ہے اور ہیجڑے اس کنویں کے پاس کھڑے ہو کر ناچ رہے ہوتے ہیں یہ سب ناجائز حرام ہے۔ اعلی حضرت مجدد دین و ملت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"رنڈیوں کا ناچ بے شک حرام ہے، اولیائے کرام کے عرسوں میں بے قید جاہلوں نے یہ معصیت پھیلائی ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 29، صفحہ 93، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حرمت مزامیر

آج نعت و قوالی کے ساتھ میوزک شامل ہو گیا ہے اور اسے نیک کام سمجھا جاتا ہے اور اس کی نسبت بزرگان دین کی طرف کی جاتی ہے۔امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اس عمل و نظریے کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"مزامیر یعنی آلات لہو و لعب بروجہ لہو و لعب

بلاشبہ حرام ہیں جن کی حرمت اولیاء و علماء دونوں فریق مقتداء کے کلمات عالیہ میں مصرح، ان کے سننے سنانے کے گناہ ہونے میں شک نہیں کہ بعد اصرار کبیرہ ہے اور حضرات علیہ سادات بہشت کبرائے سلسلہ عالیہ چشت کی طرف اس کی نسبت محض باطل و افترا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ79، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مزارات پر بیٹھے جعلی پیروں کا بھنگ و دیگر نشے والی چیزوں کا استعمال کرنا

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نشہ بذاتہ حرام ہے۔ نشہ کی چیزیں پینا جس سے نشہ بازوں کی مناسبت ہو اگرچہ حد نشہ تک نہ پہنچے یہ بھی گناہ ہے ہاں اگر دوا کے لئے کسی مرکب میں افیون یا بھنگ یا چرس کا اتنا جز ڈالا جائے جس کا عقل پر اصلا اثر نہ ہو حرج نہیں۔ بلکہ افیون میں اس سے بھی بچنا چاہئے کہ اس خبیث کا اثر ہے کہ معدے میں سوراخ کر دیتی ہے۔

(احکام شریعت، حصہ2، صفحہ177، نظامیہ کتاب گھر، لاہور)

غیر اللہ کو سجدہ تعظیمی حرام اور سجدہ عبادت کفر ہے

جاہل لوگوں کا اپنے پیر یا صاحب مزار کو سجدہ کرنا اہل سنت کی بدنامی کا باعث ہے اور بدمذہب اس ناجائز عمل کو بریلوی مسلک قرار دیتے ہیں جبکہ امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے واضح طور پر اس عمل کو حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: "مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عز جلالہ (رب تعالی) کے سوا کسی کے لئے نہیں غیر اللہ کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مہین و کفر مبین اور سجدہ تحیت (تعظیمی) حرام و گناہ کبیرہ بالیقین۔"

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ429، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

قبروں کا طواف کرنا

کسی قبر کا طواف کرنے کے ناجائز ہونے کے حوالے سے امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیمی ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے۔ اور بوسہ قبر میں علماء کو اختلاف ہے اور احوط منع ہے۔ خصوصا مزارات طیبہ اولیاء کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو یہی ادب ہے پھر تقبیل کیونکر متصور ہے یہ وہ ہے جس کا فتویٰ عوام کو دیا جاتا ہے اور تحقیق کا مقام دوسرا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ382، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

چراغ جلانا

مزار پاک پر چراغ جلانا اس نیت سے کہ کوئی روشنی میں قرآن پڑھ سکے یا صاحب مزار کی تعظیم کے لیے جلایا جائے تو حرج نہیں لیکن کثیر چراغ فضول میں ایک رسم کے طور پر جلانا یہ بدعت و اسراف ہے۔لاہور میں مادھولال حسین رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں مچ جلائی جاتی ہے جس میں ہزاروں موم بتیاں ڈالی جاتی ہیں، دور تک اس کی گرمی محسوس ہوتی ہے یہ طریقہ جائز نہیں بلکہ اسراف ہے۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "روشنی کا بے فائدہ اور فضول استعمال جیسا کہ بعض لوگ ختم قرآن والی رات یا بزرگوں کے

عرسوں کے مواقع پر کرتے ہیں سینکڑوں چراغ عجیب وغریب وضع وترتیب کے ساتھ اوپر نیچے اور باہم برابر طریقوں سے رکھتے ہیں محل نظر ہے اور اسراف کے زمرے میں آتا ہے چنانچہ فقہائے کرام نے کتب فقہ مثلا غمز العیون وغیرہ میں اسراف (فضول خرچی) کی بنا پر ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں اسراف صادق آئے گا وہاں پرہیز ضروری ہے۔"
(فتاویٰ رضویہ، جلد23، صفحہ259، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

قبر پر اگربتی لگانا

قبرستان یا مزارات اولیاء میں اگربتی اس لیے جلائی جاتی ہے کہ ذکر کرنے والے احباب کو خشوع و خضوع میسر ہو۔لیکن میت کو دفن کرنے کے بعد عین قبر پر اگربتیاں لگا کر سب کا چلے جانا فضول عمل ہے اور یہ اسراف ہے۔نیز عین قبر پر آگ جلانا اچھی فال نہیں۔امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے قبر پر لوبان وغیرہ جلانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:"عود لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہئے اگرچہ کسی برتن میں ہو"لما فیہ من التفاؤل القبیح بطلوع الدخان علی القبر والعیاذ باللہ"(کیونکہ اس میں قبر کے اوپر سے دھواں نکلنے کا بُرا فال پایا جاتا ہے، اور خدا کی پناہ۔) صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی"انہ قال لابنہ وھو فی سیاق الموت اذا انا مت فلا تصحبنی نائحۃ ولا نار"انھوں نے دم مرگ اپنے فرزند سے فرمایا جب میں مر جاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے۔۔۔
اور قریب قبر سلگا کر اگر وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوں نہ کوئی تالی یا ذاکر ہو بلکہ صرف قبر کے لیے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے کہ اسراف و اضاعتِ مال ہے۔میّت صالح اس غرفے کے سبب جو اس کی قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں، دنیا کے اگر لوبان سے غنی اور معاذاللہ جو دوسری حالت میں ہو اسے اس سے انتفاع نہیں۔تو جب تک سند مقبول سے نفع معقول نہ ثابت ہو سبیلِ احتراز ہے۔"
(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ482، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فرضی مزار بنانا اور اس پر چادر چڑھانا

کئی جعلی پیر بالخصوص نشہ کرنے والے کسی جگہ پر ویسے ہی چراغ جلا کر اسے مزار بنا دیتے ہیں اور لوگ وہاں منتیں مانتے اور چراغ جلانا شروع ہو جاتے ہیں۔امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں سوال کیا گیا: کسی ولی کا مزار شریف فرضی بنانا اور اس پر چادر وغیرہ چڑھانا اور اس پر فاتحہ پڑھنا اور اصل مزار کا سا ادب ولحاظ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی مرشد اپنے مریدوں کے واسطے بنانے اپنے فرضی مزار کے خواب میں اجازت دے تو وہ قول مقبول ہو گا یا نہیں؟
جوابا فرمایا:"فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا سا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے اور خواب کی باتیں خلاف شرع امور میں مسموع نہیں ہو سکتی۔"
(فتاویٰ رضویہ، جلد9، صفحہ426، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مزارات اولیاء پر خرافات

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :" اولیاء کرام کے مزارات پر ہر سال مسلمانوں کا جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت اور مجالس کرنا اور اس کا ثواب ارواح طیبہ کو پہنچانا جائز ہے کہ منکرات شرعیہ مثل رقص و مزامیر وغیرھا سے خالی ہو، عورتوں کو قبور پر ویسے جانا چاہئے نہ کہ مجمع میں بے حجابانہ اور تماشے کا میلاد کرنا اور فوٹو وغیرہ کھنچوانا یہ سب گناہ و ناجائز ہیں جو شخص ایسی باتوں کا مرتکب ہو، اسے امام نہ بنایا جائے۔"
(فتاویٰ رضویہ، جلد 9، صفحہ 539، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اولیاء کرام کی فرضی تصاویر

ایک عرصہ سے بزرگان دین کی خیالی تصاویر بنا کر گھروں میں اس کو برکت کے طور پر رکھنا رائج ہے۔ ہمارے یہاں تو جاہل لوگ ان تصاویر پر پھولوں کے ہار بھی ڈالنا شروع ہو گئے ہیں۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے جب بزرگوں کی فرضی تصاویر بنانے اور برکت کے طور پر رکھنے کا مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی اس بدعت کا زبردست رد کیا ہے اور فرمایا:" اللہ عزوجل ابلیس کے مکر سے پناہ دے، دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یوہیں ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکا رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی، شدہ شدہ وہی معبود ہو گئیں۔"
(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 574، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

غیر شرعی منتیں

معاشرے میں کئی فضول بلکہ گناہوں بڑی منتیں دن بدن عام ہو رہی ہیں، اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں بھی بعض ایسی منتیں ہوتی تھیں جو درست نہ تھیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان منتوں کی مذمت فرمائی اور اصول بیان کیا کہ منتیں وہی ماننے چاہیے جو شرعا درست ہوں فرض و واجب کی جنس سے ہوں یا مزارات اولیاء پر اگر کچھ کھانا وغیرہ دینے کی منت مانی ہے تو یہ عرفی جائز منت ہے۔ آپ سے سوال ہوا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے یہ نیت کی کہ اگر میری نوکری ہو جائے تو پہلی تنخواہ زیارت پیران کلیر شریف کی نذر کروں گا' وہ شخص تیرہ تاریخ سے نوکر ہوا اور تنخواہ اس کی ایک مہینہ سترہ دن بعد ملی۔ اب یہ ایک ماہ کی تنخواہ صرف کرے یا سترہ دن کی؟ اور اس تنخواہ کا صرف کس طرح پر کرے یعنی زیارت شریف کی سفیدی و تعمیر وغیرہ ہمیں لگائے یا حضرت صابر پیا صاحب علیہ الرحمہ کی روح پاک کو فاتحہ ثواب بخشے یا دونوں طرف صرف کر سکتا ہے؟

جوابا امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:" صرف نیت سے تو کچھ لازم نہیں ہوتا جب تک زبان سے الفاظ نذر ایجاب کہے اور اگر زبان سے الفاظ مذکور کہے اور ان سے معنی صحیح مراد لئے یعنی پہلی تنخواہ اللہ تعالیٰ کے نام پر صدقہ کروں گا اور اس کا ثواب حضرت مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کی نذر کروں گا یا پہلی تنخواہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کے آستانہ پاک کے فقیروں کو دوں گا' یہ نذر صحیح شرعی ہے اور استحساناً وجوب ہو گیا۔ پہلی تنخواہ اسے فقیروں پر صدقہ کرنی لازم ہو گئی مگر یہ اختیار ہے کہ آستانہ پاک کے فقیروں کو دے اور جہاں کے

فقیروں محتاجوں کو چاہے اور اگر یہ معنی صحیح مراد نہ تھے بلکہ بعض بے عقل جاہلوں کی طرح بے ارادہ صدقہ وغیرہ قربات شرعیہ صرف یہی مقصود تھا کہ پہلی تنخواہ خود حضرت مخدوم صاحب کو دوں گا تو یہ نذر باطل محض و گناہ عظیم ہو گی۔

مگر مسلمان پر ایسے معنی مراد لینے کی بدگمانی جائز نہیں جب تک وہ اپنی نیت سے صراحتاً اطلاع نہ دے۔ اسی طرح اگر نذر زیارت کرنے سے اس کی یہ مراد تھی کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے عمارت زیارت شریف کی سفیدی کرادوں گا یا احاطہ مزار پر انوار میں روشنی کروں گا۔ جب بھی یہ نذر غیر لازم و نامعتبر ہے کہ ان افعال کی جنس سے کوئی واجب شرعی نہیں۔ رہا یہکہ جس حالت میں نذر صحیح ہو جائے۔

پہلی تنخواہ سے کیا مراد ہو گی یہ ظاہر ہے کہ عرف میں مطلق تنخواہ خصوصاً پہلی تنخواہ ایک مہینہ کی اجرت کو کہتے ہیں۔ اگرچہ اس کا ایک جز بھی تنخواہ ہے اور عمر بھر کا واجب بھی تنخواہ ہے تو پہلی تنخواہ کہنے سے اول تنخواہ ایک ماہ ہی عرفاً لازم آئے گی۔

کیونکہ کسے عقد والے، قسم والے، نذر والے اور وقف کرنے والے کے کلام کو متعارف معنی پر محمول کیا جائے گا جیسا کہ اس پر نص کی گئی ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 13، صفحہ 591، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وفات کے موقع پر بے ہودہ رسومات

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "باقی جو بے ہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سے تکلف کرنا، عمدہ عمدہ فرش بچھانا، یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے، یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم، تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 595، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

میت کے گھر سے تین دن تک کا کھانا

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دور سے لے کر آج تک ایک بُری بدعت رائج ہو چکی ہے کہ میت کے گھر سے پہلے دن اور دوسرے دن قل و تیجہ کا کھانا کھایا جاتا ہے اور یہ بطور دعوت ہوتا ہے، ٹھیک ٹھاک اس پر خرچ آتا ہے۔ اب تو بعض خاندانوں میں یہ طریقہ رائج ہے کہ جس گھر اپنی بچی کی شادی کی ہو وہاں اگر کسی قریبی رشتہ دار جیسے ماں یا باپ کی فوتگی ہو جائے تو لڑکی کے گھر والے تیجہ، دسواں یا چالیسواں پر اس لڑکی، اس کے شوہر اور دیگر گھر والوں کے لئے سوٹ اور پیسے دیتے ہیں، اگر کوئی ایسا نہ کرے تو لڑکے والے طعن و تشنیع کرتے ہیں، لڑکی کو ذلیل کرتے ہیں۔ یہ طریقہ ناجائز ہے۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے اس مسئلہ پر ایک رسالہ بنام "جَلِیُّ الصَّوْتِ لِنَهْيِ الدَّعْوَةِ اَمَامَ مَوْت" کسی موت پر دعوت کی ممانعت کا واضح اعلان۔ جس میں اس کو بدعت سیئہ قرار دیا چنانچہ فرماتے ہیں: "سبحان اللہ! اے مسلمان! یہ پوچھتا ہے جائز ہے یا کیا ہے؟ یوں پوچھو کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں سخت و شنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔ اولاً یہ دعوت خود ناجائز وبدعت شنیعہ قبیحہ ہے۔ امام احمد اپنے مسند اور ابن ماجہ سنن میں بہ سند صحیح حضرت جریر بن عبداللہ بجلی سے

راوی ''کنا نعد الاجتماع الی اهل المیّت وصنعة الطعام من النیاحة ''ترجمہ:ہم گروہِ صحابہ اہل میّت کے یہاں جمع ہونے اور ان کے کھانا تیار کرانے کو مردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے۔

جس کی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق۔امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں''یکرہ اتخاذ الضیافة من الطعام من اهل المیّت لانه شرع فی السرور لافی الشرور وهی بدعة مستقبحة''ترجمہ:اہل میّت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنی منع ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اور یہ بدعت شنیعہ ہے۔

ثانیاً:غالباً ورثہ میں کوئی یتیم یااور بچہ نابالغ ہوتا ہے۔ یا اور ورثہ موجود نہیں ہوتے، نہ ان سے اس کا اذن لیاجاتا ہے، جب تو یہ امر سخت حرام شدید پر متضمن ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے{ان الذین یاکلون اموال الیتامٰی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا سیصلون سعیرا } بیشک جو لوگ یتیموں کے مال ناحق کھاتے ہیں بلاشبہہ وہ اپنے پیٹوں میں انگارے بھرتے ہیں اور قریب ہے کہ جہنم کے گہراؤ میں جائیں گے۔۔۔۔

ثالثاً:یہ عورتیں کہ جمع ہوتی ہیں افعالِ منکرہ کرتی ہیں، مثلاً چلاّ کر رونا پیٹنا ، بناوٹ سے منہ ڈھانکنا، الیٰ غیر ذلک، او ر یہ سب نیاحت ہے اور نیاحت حرام ہے، ایسے مجمع کے لیے میّت کے عزیزوں اور دوستوں کو بھی جائز نہیں کہ کھانا بھیجیں کہ گناہ کی امداد ہوگی، قال تعالیٰ{ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان }گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔نہ کہ اہل میّت کا اہتمام طعام کرنا کہ سرے سے ناجائز ہے ، تواس ناجائز مجمع کے لئے ناجائز تر ہوگا۔

کشف الغطاء میں ہے ''ساختن طعام در روز ثانی وثالث برائے اهل میّت اگرنوحه گراں جمع باشند است زیرا که اعانت است ایشاں را برگناه ''اگر نوحہ کرنے والیاں جمع ہوں تواہل میّت کے لیے دوسرے تیسرے دن کھانا پکوانا مکروہ ہے کیونکہ اس میں گناہ پر اعانت ہے۔

تنبیہ:اگر چہ صرف ایک دن یعنی پہلے ہی روز عزیزوں کوہمسایوں کو مسنون ہے کہ اہل میّت کے لیے اتنا کھانا پکوا کر بھیجیں جسے وہ دو وقت کھا سکیں اور باصرار انھیں کھلائیں، مگریہ کھانا صرف اہل میّت ہی کے قابل ہونا سنت ہے۔ اس میلے کے لیے بھیجنے کا ہر گز حکم نہیں اور ان کے لیے بھی فقط روز اول کا حکم ہے آگے نہیں۔کشف الغطاء میں ہے ''مستحب است خویشاں وهمسایهائے میّت راکه اطعام کنند طعام رابرائے اهل وے که سیر کنند ایشاں رایك شبانه روز والحاح کنند تابخورند ودرخوردن غیراهل میّت ایں طعام رامشهور آنست که مکروه است''میّت کے عزیزوں، ہمسایوں کے لیے مستحب ہے کہ اہل میّت کے لیے اتنا کھانا پکوائیں جسے ایک دن رات وہ سیر ہوکر کھاسکیں، اور اصرار کر کے کھلائیں، غیر اہل میّت کے لیے یہ کھانا قول مشہور کی بنیاد پر مکروہ ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ664۔۔۔رضافاؤنڈیشن،لاہور)

تین دن کے بعد جو جمعرات ، دسواں ،چالیسواں میں کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے وہ امیر غریب سب کھا سکتے ہیں کہ تین دن کے بعد یہ کھلانا نوحہ نہیں جس کی ممانعت ہے۔امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"میت کے یہاں جو لوگ جمع ہوتے ہیں اور ان کی دعوت کی جاتی ہے اس کھانے کی ہر طرح ممانعت ہے اور بغیر دعوت کے جمعراتوں ،چالیسویں،چھ ماہی، برسی میں جو بھاجی کی طرح اغنیاء کو بانٹا جاتاہے وہ بھی اگرچہ بے معنی ہے مگر اس کا کھانا منع نہیں ۔بہتر یہ ہے کہ غنی نہ کھائے اور فقیر کو تو کچھ مضائقہ نہیں کہ وہی اس کے مستحق ہیں۔" (فتاوی رضویہ،جلد9،صفحہ675،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

قرآن خوانی کی اجرت

نعت و تلاوت پر جو اجرت لینے کا رواج ہے،امام اہلسنت نے اسے ناجائز ثابت کیا ہے۔امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے فرمایا:"اُجرت پر کلام اللہ شریف بغرض ایصال ثواب پڑھنا پڑھوانا دونوں ناجائز ہے،اور پڑھنے والا اور پڑھوانے والا دونوں گنہ گار۔اور اس میں میت کے لئے کوئی نفع نہیں،بلکہ اس کی مرضی وصیت سے ہو تو وہ بھی وبال میں گرفتار۔قال اللہ تعالیٰ﴿لا تشتروا بایٰتی ثمنا قلیلا﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو۔

اور یہ کہنا کہ ہم اللہ کے لئے پڑھتے ہیں اور دینے والے بھی ہمیں اللہ کے لئے دیتے ہیں محض جھوٹ ہے۔اگر یہ نہ پڑھیں تو وہ ایک حبہ ان کو نہ دیں،اور اگر وہ نہ دیں تو یہ ایک صفحہ نہ پڑھیں،اور شرع مطہر کا قاعدہ کلیہ "المعروف کالمشروط"(معروف مشروط کی طرح ہے۔)"
(فتاویٰ رضویہ،جلد19،صفحہ528،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

جعلی عاملوں کا فال کھولنا

جگہ جگہ سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر جعلی عاملوں کا ایک گروہ سرگرم عمل ہے' جو الٹے سیدھے فال نامے نکال کر عوام کے عقائد کو متزلزل کرتے ہیں،سادہ لوح مسلمانوں کی جیبیں خالی کروائی جاتی ہیں پھر یہ سب اہلسنت کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے مگر اہلسنت کے امام اپنی کتاب میں مسلمانوں کی اصلاح اس طرح فرماتے ہیں۔سوال:فال کیا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟سعدی وحافظ وغیرہ کے فالنامے صحیح ہیں یا نہیں؟

جواباامام اہلسنت امام احمد رضاخان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :"فال ایک قسم کا استخارہ ہے،استخارہ کی اصل کتب احادیث میں بکثرت موجود ہے،مگر یہ فالنامے جو عوام میں مشہور اور اکابر کی طرف منسوب ہیں بے اصل وباطل ہیں اور قرآن عظیم سے فال کھولنا منع ہے اور دیوان حافظ وغیرہ سے بطور تفاؤل جائز ہے۔" (فتاویٰ رضویہ،جلد23،صفحہ398،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

تانبے اور پیتل کے تعویذ

امام اہلسنت امام احمد رضاخان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ تانبے،پیتل کے تعویذوں کا کیا حکم ہے؟

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ تانبے اور پیتل کے تعویذ مرد و عورت دونوں کو مکروہ اور سونے چاندی تعویذ کے مرد کو حرام، عورت کو جائز ہیں۔ (ملفوظات شریف، صفحہ 328، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

محرم الحرام میں سواری نکالنا اور منتیں ماننا

محرم الحرام میں کئی باطل نظریات اور افعال رائج ہو چکے ہیں جس کی تردید امام اہل سنت مجدد دین وملت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے چنانچہ آپ سے سوال ہوا: اس ملک دکن میں اکثر لوگ ماہ محرم الحرام میں سواری اپنے مکان پر بٹھالیتے ہیں اور اس کو فعل صاحب کی سواری کہتے ہیں اکثر لوگ اس سے منتیں مانگتے ہیں اور چڑھاوا وغیرہ بہت کچھ چڑھاتے ہیں کیا ایسے شخص کے پیچھے جو اپنے مکان پر سواری بٹھائے نماز جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔"

جوابا فرماتے ہیں: "سواری مذکور بٹھانا اور اس سے منتیں مانگنا بدعت جہال ہے کہ فسق عقیدہ یا فسق عمل سے خالی نہیں اور اہلِ بدعت وفساق کے پیچھے نماز سخت مکروہ۔ "فی الدرالمختار الفاسق کالمبتدع تکرہ امامتہ بکل حال الخ" (ردالمحتار میں ہے کہ فاسق بدعتی کی طرح ہے اس کی امامت ہر حال میں مکروہ ہے۔) واللہ تعالیٰ اعلم۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ458، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

نوحہ سننا اور پڑھنا

محرم الحرام میں نوحے سننا اور پڑھنا رائج ہے۔ امام اہل سنت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "تعزیوں اور آج کل مرثیوں کا پڑھنا بدعت یا فسق سے خالی نہیں اور دونوں صورتوں میں ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ502، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

تعزیہ کی شرعی حیثیت

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوی رضویہ کے کثیر مقامات پر تعزیہ نکالنے، اسے دیکھنے کی مذمت فرمائی اور اسے خرافات میں شمار کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "عَلَم، تعزیے، مہندی، ان کی منت، گشت، چڑھاوا، ڈھول، تاشے، مجیرے، مرثیے، ماتم، مصنوعی کربلا کو جانا، عورتوں کا تعزیے دیکھنے کو نکلنا، یہ سب باتیں حرام وگناہ وناجائز ومنع ہیں۔ فاتحہ جائز ہے روٹی شیرینی شربت جس چیز پر ہو، مگر تعزیہ پر رکھ کر یا اس کے سامنے ہونا جہالت ہے اور اس پر چڑھانے کے سبب تبرک سمجھنا حماقت ہے۔۔۔

عَلَم، تعزیہ، بیرق، مہندی جس طرح رائج ہیں بدعت ہیں اور بدعت سے شوکت اسلام نہیں ہوتی تعزیہ کو حاجت روا یعنی ذریعہ حاجت روا سمجھنا جہالت پر جہالت ہے اور اسے منت جاننا اور حماقت، اور نہ کرنے کو باعث نقصان خیال کرنا زنانہ وہم ہے مسلمان کو ایسی حرکات وخیال سے باز آنا چاہئے۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ499، رضافاؤنڈیشن، لاہور)